اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ○ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

مختصر تجویدی مسائل (Level-1) سوالاً جواباً

سوالات

1۔ علمِ تجوید و قراءت کیا ہے۔؟

2۔ علمِ تجوید کی ابتداء کب سے ہوئی اور یہ ہم تک کیسے منتقل ہوا۔؟

3۔ کیا علمِ تجوید کے سیکھنے اور عمل کرنے میں قراء حضرات اور عوام الناس کے لئے ایک ہی طریقہ کے احکامات ہیں۔؟

4۔ موجودہ دور میں عجمیوں کے لئے کتنی تجوید سیکھنا ضروری ہے۔

5۔ لحن کیا ہے اور اسکی کتنی اقسام ہیں اور لحن کا حکم کیا ہے۔؟

6۔ نون مشدد اور میم مشدد پر وقف کی صورت میں غنہ نہ کرنا یعنی تشدید کو باقی نہ رکھنا یہ کونسی غلطی ہے۔؟

7۔ حروفِ مدہ کو ادا کرتے ہوئے کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہیئے؟ نیز حروفِ مدہ کو ایک الف سے زائد کرنے یا ایک الف سے کم کرنے سے کونسی غلطی لازم آئے گی۔؟

8۔ کیا حروف کو صحیح ادا کرنے کے لئے حروف کے مخارج سیکھنا کافی ہیں یا اُن حروف کی صفات کا جاننا بھی ضروری ہے۔؟

9۔ جب دو ھمزہ ایک ساتھ آجائیں تو انکو پڑھنے کا کیا طریقہ ہے۔؟

10۔ بعض لوگ ضاد کو ظا پڑھتے ہیں یا دال کو موٹا کر کے پڑھتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟ اس پر روشنی ڈالئے۔

11۔ کیا تفخیم کے کچھ مراتب ہیں یا ہر حرف ہمیشہ ایک ہی طرح پُر پڑھا جاتا ہے۔

12۔ کُل قراءتیں کتنی ہیں؟ کیا سبھی کا سیکھنا ضروری ہے۔؟

13۔ کیا ایک وقت میں ایک سے زائد قراءت میں قرآنِ پاک پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔؟

14۔ ہم تجوید سیکھنے کے لئے کس کتاب سے ابتداء کریں اور کون کونسی کتابیں پڑھیں۔؟

نوٹ: یہاں جتنے سوالوں کے جواب دیئے جائیں گے وہ مختصر ہونگے تفصیل سے تجوید کے مسائل سیکھنے کے لئے علمِ تجوید حاصل کریں۔ جزاک اللہ خیرًا

سوال نمبر 1: علمِ تجوید و قراءت کیا ہے۔؟

جواب: سب سے پہلے تو ہمیں اس بات کو سمجھنا ہو گا کہ علمِ تجوید الگ علم ہے اور علمِ قراءت یہ الگ علم ہے تو اس جملے **تجوید و قراءت** اس میں 2 علم کے نام شامل ہیں۔

01-علمِ تجوید

''هُوَعِلْمٌ يُّبْحَثُ فِيْهِ عَنْ مَّخَارِجِ الْحُرُوْفِ وَصِفَاتِهَا وَعَنْ طُرُقِ تَصْحِيْحِ الْحُرُوْفِ وَتَحْسِيْنِهَا'' یعنی ''علمِ تجوید'' اس علم کا نام ہے جس میں حروف کے مخارج اور ان کی صفات اور حروف کی تصحیح (صحیح ادا کرنے) اور تحسین (خوبصورت کرنے) کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

02-علمِ قراءت

علمِ قراءت یہ وہ علم ہے جس سے اختلافِ الفاظ وحی کے معلوم ہوتے ہیں اور قراءت کی 2 قسم ہیں۔ ☆۔ **قراءتِ** متواترہ ☆۔ **قراءتِ** شاذہ

☆۔ **قراءتِ** متواترہ

قراءتِ متواترہ اُس قراءت کو کہا جاتا ہے جس کے ناقلین و حاملین ہر دور میں اس کثرت سے موجود ہوں کہ عقلاً جھوٹ پر ان کا اجتماع محال ہو اور یہ وہ قراءت ہے کہ جس کا پڑھنا صحیح ہے اور اس کی قرآنیت کا اعتقاد کرنا ضروری اور لازم ہے اور انکار گناہ و کفر ہے اور یہ وہ قراءت ہے جو قراء عشرہ سے بطریق تواتر اور شہرت ثابت ہوتی ہیں۔

☆۔ **قراءتِ** شاذہ

قراءتِ شاذہ یہ وہ قراءت ہے جو قراء عشرہ سے بطریق تواتر اور شہرت ثابت نہیں ہوئیں یا ان کے ماسوا سے مروی ہیں۔

علمِ تجوید کی طرح علمِ قراءت کا سیکھنا بھی ضروری ہے اس کی ضرورت کی ایک وجہ قرآن پاک کو تحریف سے بچانا ہے کیونکہ قرآن پاک کو جن طریقوں کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے اگر وہ محفوظ نہ ہوں اور ان کی تعلیم و تعلم کو بالکل چھوڑ دیا جائے تو پھر قرآن پاک میں تحریف کا دروازہ آسانی سے کھل سکتا ہے اس لیے اسے فرضِ کفایہ قرار دیا گیا ہے۔

سوال نمبر2: علمِ تجوید کی ابتداء کب سے ہوئی اور یہ ہم تک کیسے منتقل ہوا۔؟

جواب: دیکھیں اس میں ہمیں دو چیزیں سمجھنی ہونگی وہ یہ کہ ایک ہے تجوید کی ابتداء اور ایک علمِ تجوید کی ابتداء تو اگر ہم یوں کہیں کہ تجوید کی ابتداء جب سے قرآن پاک نازل ہوا تب سے ہی ہوئی تو یہ غلط نہ ہو گا۔ حضرت سَیِّدُنا امام جزری علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب "اَلْمُقَدّمۃُ الجَزَرِیّۃ" میں فرماتے ہیں: لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا اس لئے کہ قرآن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجوید کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور اسی طرح (یعنی تجوید کے ساتھ) حق تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے۔

اور اس علم کی تدوین کا آغاز دوسری ہجری صدی کے نصف سے ہوا۔ جس طرح حدیث وفقہ پر کام کیا گیا اسی طرح قرآن مجید کے درست تلفظ و قراءت کی طرف توجہ کی گئی علمائے اسلام نے ہر زمانہ میں درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ اس علم کی دعوت و تبلیغ کو جاری رکھا، متقدمین علماء کے نزدیک علم تجوید پر الگ تصانیف کا طریقہ نہیں تھا بلکہ تجوید علم الصرف کا ایک نہایت ضروری باب تھا، متاخرین علماء نے اس علم میں مستقل اور تفصیلی کتابیں لکھیں ہیں، محمد بن مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اَلرِّعَایَۃ اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے، جو کہ چوتھی صدی ہجری میں لکھی گئی۔
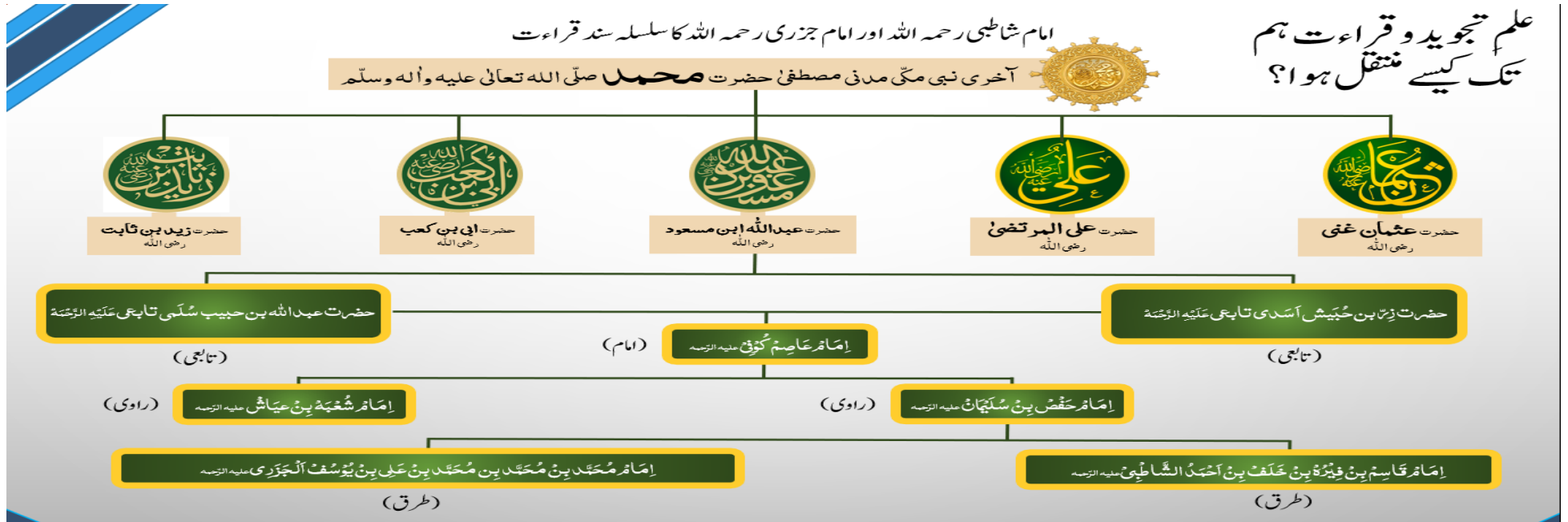
سوال3: کیا علمِ تجوید کے سیکھنے اور عمل کرنے میں قراء حضرات اور عوام الناس کے لئے ایک ہی طریقہ کے احکامات ہیں۔؟

جواب: علمِ تجوید کا حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اور قرآنِ پاک کو تجوید کے ساتھ پڑھنا "فرضِ عین" ہے۔ حضرت علامہ مُلّا علی قاری علیہ رحمۃُ اللّٰہ الباری فرماتے ہیں: ثُمَّ هٰذَا الْعِلْمُ لَا خِلَافَ فِيْ اَنَّهٗ فَرْضُ كِفَايَةٍ وَّ الْعَمَلُ بِهٖ فَرْضُ عَيْنٍ، اس علم کا حاصل کرنا بلا اختلاف "فرضِ کفایہ" ہے اور اسکے مطابق عمل کرنا یعنی تجوید کے ساتھ پڑھنا "فرضِ عین" ہے۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو "فرضِ عین" ہے۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے۔ تو ہمیں اس سے پتہ چلا کے عوام ہو یا خاص مرد ہو یا عورت سب پر تجوید کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا فرض عین ہے۔

سوال4: موجودہ دور میں عجمیوں کے لئے کتنی تجوید سیکھنا ضروری ہے۔

جواب: اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمن فرماتے ہیں: "اتنی تجوید سیکھنا کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو فرضِ عین ہے۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے۔
اعلی حضرت فرماتے ہیں عوام بیچاروں کو تو جانے دیجئے خواص کہلانے والوں کو دیکھئے کہ کتنے اس فرض پر عامل یعنی عمل کرنے والے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سُنا، کن کو؟ علماء کو، مفتیوں کو، مدرّسوں کو، مُصنّفوں کو، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں اَحَد کو اَھَد پڑھتے ہوئے اور سورۂ منافقون میں يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ میں يَعْسَبُوْنَ پڑھتے ہیں، هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ کی جگہ فَاعْذَرْ پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ الْعَزِيْزُ کی جگہ هُوَ الْعَذِيْذ پڑھتے ہیں۔ بلکہ ایک صاحب کو الحمد شریف میں صِرَاطَ الَّذِيْنَ کی جگہ صِرَاطَ الظِّيْنَ پڑھتے سُنا۔ کس کس کی شکایت کیجئے؟ یہ حال اکابر کا ہے پھر عوام بیچاروں کی کیا گنتی؟ اب کیا شریعت ان کی بے پروائیوں کے سبب اپنے احکام منسوخ فرمادے گی؟ نہیں نہیں۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ترجمہ کنز الایمان حکم نہیں مگر اللّٰہ کا۔

سوال5: لحن کیا ہے اور اسکی کتنی اقسام ہیں اور لحن کا حکم کیا ہے۔؟

جواب: لحن کے لغوی معنی: غلطی، لب ولہجہ

اصطلاحی معنی: اصطلاحِ قُرّاء میں "لحن" سے مراد "قرآن کریم کو تجوید کے خلاف پڑھنا" ہے۔

لحن کی اقسام:

لحن کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں: (1) لحنِ جلی (2) لحن خفی

(1) لحنِ جلی کی تعریف و حکم: لحنِ جلی بڑی اور ظاہر غلطی کو کہتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمن "فتاویٰ بزازیہ" کے حوالے سے فرماتے ہیں: اَللَّحْنُ حَرَامٌ بِلَا خِلَافٍ (لحن سب کے نزدیک حرام ہے)۔

(2) لحنِ خفی کی تعریف و حکم: لحنِ خفی چھوٹی اور پوشیدہ غلطی کو کہتے ہیں یعنی اُن قواعد کا ترک کر دینا جو تحسینِ حُرُوف سے تعلق رکھتے ہیں، لحنِ خفی سے معنی فاسد یعنی بگڑتے نہیں۔ لحنِ خفی مکروہ ہے شرعاً اس غلطی سے بچنا مستحب ہے۔ لحنِ خفی صفاتِ عارضہ میں غلطیاں کرنے سے پیدا ہوتی ہے مثلاً: اِدغام، اِقلاب، اِخفاء، مّدات وغیرہ میں غلطی کرنا۔

لحنِ جلی کی اَمثلہ

1۔ حرف کو حرف سے بدلنا۔ یہ دو طرح سے ہوتا ہے 1. قریب الصفات حروف میں جیسے صَمَدُ کو سَمَدُ پڑھنا۔ 2. قریب المخرج حروف میں جیسے اَلْحَمْدُ کی بجائے اَلْھَمْدُ پڑھنا۔

2۔ حرکات۔ 1. حرکت میں تبدیلی کرنا جیسے اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ پڑھنا۔ 2. حرکت دراز کرنا جیسے اِیَّاكَ نَعْبُدُ کو اِیَّاكَ نَعْبُدُوْ پڑھنا۔ 3. حرکت کو مجہول پڑھنا جیسے رِحْلَةَ الشِّتَاءِ میں رِحْلے۔لَةَ الشِّتَاءِ پڑھنا۔

3۔ ساکن۔ متحرک۔ 1. ساکن کو متحرک کرنا جیسے: اَکْبَر کو اَکَبَرَ پڑھنا۔ 2. متحرک کو ساکن پڑھنا جیسے حَسَنَةً کو حَسْنَةً پڑھنا۔

4۔ مشدّد۔ مخفّف۔ 1. مشدّد کو مخفّف پڑھنا جیسے اَللّٰهُ کو اَلَاہُ اَکْبَرُ پڑھنا۔ 2. مخفّف کو مشدّد پڑھنا جیسے مُلْحِقٌ کو مُلْحِقّ پڑھنا۔

5۔ قلقلہ۔ 1. ساکن حروفِ قلقلہ میں قلقلہ ظاہر نہ کرنا جیسے یَجْعَلْ۔ 2. حروفِ قلقلہ مشدد ہوں تو جماؤ نہ کرنا جیسے تَبَّتْ کو تَبَتْ پڑھنا۔

6۔ حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کی مقدار گھٹانا۔ لَآ اَعْبُدُ کو لَاَ عْبُدُ پڑھنا، اِلٰهِ النَّاسِ میں اِلَهِ النَّاسِ پڑھنا۔

7۔ راء کی آواز میں اصلِ تکرار پیدا کر دینا جیسے اَرْسَلَ کو اَرْ۔ ر۔ ر۔ س۔ ل۔

8۔ سکون ہلانا یعنی حرف میں قلقلہ کر دینا جیسے اَنْعَمْتَ کے نون کی آواز لوٹانا جیسے اَنْ۔ عَمْتَ۔

9۔ نُون اور میم کے علاوہ کسی حرف کی آواز کو ناک میں لے جانا۔

لحنِ خَفی کی اَمثلہ

غنّہ۔ اظہار یا اظہارِ شفوی میں غنّہ کر دینا جیسے طَیْرًا اَبَابِیْلَ کی تنوین میں اور عَلَیْھِمْ طَیْرًا، کے میم ساکن میں غنہ کرنا۔

اخفاء، اخفائے شفوی، ادغام، ادغامِ شفوی اور اقلاب میں غنّہ نہ کرنا۔ جیسے مِّنْ سِجِّیْلٍ، تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَةٍ، مِّنْ مَّسَدٍ، اٰمَنَھُمْ مِّنْ، لَیُنْۢبَذَنَّ۔

کسی بھی غنّہ کی ادائیگی درست نہ کرنا مثلاً اخفاء کے غنّہ کی ادائیگی چھپا کر نہ کرنا، نون مشدد کے غنّہ کی ادائیگی کامل نہ کرنا۔

مدّات۔ مد متصل، مد منفصل، مد لازم، مد لین لازم، مد عارض، مد لین عارض کی مقدار میں کمی یا زیادتی کرنا۔ جیسے رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ ،وَلَآ اَنۡتُمۡ، وَلَا الضَّآلِّيۡنَ،عٓسٓقٓ ، سَاهُوۡنَ، خَوۡفٍ

تفخیم و ترقیق۔ الف، لام اور را کو پر یا باریک نہ پڑھنا۔ جیسے غَاسِقٍ، کی الف کو پُر کے بجائے باریک اور تَابُوۡا کے الف کو باریک کے بجائے پُر پڑھنا۔

نَصۡرُ اللّٰهِ میں لفظ اللہ کے لام کو پُر کے بجائے باریک اور مَاوٰلّٰهُمۡ کی لام کو باریک کے بجائے پُر پڑھنا۔ تَرۡمِيۡهِمۡ، کی را کو پُر کے بجائے باریک اور وَاسۡتَغۡفِرۡهُ کی را کو باریک کے بجائے پُر پڑھنا۔

نوٹ: الف، لام اور را کے علاوہ جس حرف کو پُر پڑھنا تھا اسے باریک اور جسے باریک پڑھنا تھا اسے پُر کر دیا تو یہ لحنِ جلی ہو گی۔

امالہ و تسہیل۔ مَجۡرٖىهَا کی را کو بغیر امالہ کے پڑھنا۔

تسہیل ءَاَعۡجَمِيٌّ کے دوسرے ہمزہ کو تسہیل کے بجائے تحقیق سے پڑھنا۔

سوال 6: نون مشدد اور میم مشدد پر وقف کی صورت میں غنہ نہ کرنا یعنی تشدید کو باقی نہ رکھنا یہ کونسی غلطی ہے۔

جواب: نون مشدد اور میم مشدد پر وقف کی صورت میں غنہ نہ کرنا یعنی تشدید کو باقی نہ رکھنا یہ لحنِ جلی ہے۔

سوال 7: حروفِ مدہ کو ادا کرتے ہوئے کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہیئے؟ نیز حروفِ مدہ کو ایک الف سے زائد کرنے یا ایک الف سے کم کرنے سے کونسی غلطی لازم آئے گی۔؟

جواب: حروفِ مدہ کو ادا کرتے ہوئے خاص کر وقف میں اس چیز کا خیال لازمی کریں کہ آخر میں همزہ یا ھا کی آواز پیدا نہ ہو ورنہ لحن جلی لازم آئے گی کیونکہ حرف کا اضافہ ہو گا اور حرف کو بڑھانا یہ لحن جلی ہے. اور حروفِ مدہ کو ایک الف سے کم کرنا لحن جلی اور ایک الف سے زائد کھینچنا لحن خفی ہے۔

سوال 8: کیا حروف کو صحیح ادا کرنے کے لئے حروف کے مخارج سیکھنا کافی ہیں یا اُن حروف کی صفات کا جاننا بھی ضروری ہے۔؟

جواب: . اگر حروف کے مخارج سیکھنا کافی ہوتا تو ایک ہی مخرج کے کئی حروف میں فرق کیسے کیا جاتا وہ فرق صفات کا علم جاننے سے ہو گا۔ جس طرح بغیر مخرج کے حرف ادا نہیں ہو سکتا اسی طرح بغیر صفات کے حرف کامل ادا نہیں ہو سکتا۔ جس طرح حُرُوف کے مخارج الگ الگ ہیں، اسی طرح ہر حرف میں پائی جانے والی صفات بھی جُدا جُدا ہیں۔ صفات کے ساتھ حرف کو ادا کرنے سے ایک ہی مخرج کے کئی حُرُوف آپس میں جُدا اور مُمتاز ہو جاتے ہیں۔

سوال9:جب دو ھمزہ ایک ساتھ آجائیں تو انکو پڑھنے کا کیا طریقہ ہے۔؟

جواب:جب دو ہمزہ جمع ہوں تو ان کے چار قاعدے بنتے ہیں:

1.**تحقیق**2.**تسہیل**3.**ابدال**4.**حذف**

1. تحقیق: لغوی معنی "خوب واضح کرنا" اصطلاحی معنی: اصطلاحِ تجوید میں "ہمزہ کو اس کے مخرجِ اصلی سے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنے کو "تحقیق" کہتے ہیں۔ تحقیق کا قاعدہ: جب دو ہمزہ قطعی ایک یا دو کلموں میں جمع ہو جائیں تو دونوں کو خوب ظاہر کرکے پڑھنا چاہیے جیسے ءَاَنْتُمْ۔

2. تسہیل: لغوی معنی "آسان کرنا" اصطلاحی معنیٰ: اصطلاحِ تجوید میں "ہمزہ کو تحقیق اور ابدال کی درمیانی حالت کے ساتھ پڑھنے "کو کہتے ہیں۔ روایتِ امام حفص رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالیٰ عَلَیْہِ میں صرف ایک جگہ ہمزہ پر "تسہیل" ہے اور وہ لفظ "ءَاَعْجَمِیٌّ "(سورۂ حم سجدہ) کا دوسرا ہمزہ ہے۔

3. ابدال: لغوی معنیٰ "بدلنا" اصطلاحِ تجوید میں "دوسرے ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے مطابق "حرفِ مدّہ" سے بدلنے کو "ابدال "کہتے ہیں۔ ابدال چھ جگہ واقع ہوا ہے:ءَآلْئٰنَ سورۂ یونُس میں دو جگہ ءٰ آلذَّکَرَیْنِ سورۂ انعام میں دو جگہ آٰللّٰہُ ایک سورۂ یونُس دوسرا سورۂ نمل میں۔

4. حذف: لغوی معنی "گرا دینا" اصطلاحِ تجوید میں "جب دو ہمزہ جمع ہوں اور ان میں پہلا ہمزہ قطعی مفتوح ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مکسور ہو تو دوسرے کو حذف کرکے پڑھنے کو کہتے ہیں۔ جیسے ءَاِسْتَکْبَرْتَ کو اَسْتَکْبَرْتَ پڑھنا۔

سوال10: بعض لوگ ضاد کو ظا پڑھتے ہیں یا دال کو موٹا کرکے پڑھتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟ اس پر روشنی ڈالئے۔

جواب:ضاد اور ظا میں صفتِ جہر، رخاوت، استعلاء، اطباق، اصمات یعنی صفاتِ لازمہ میں یہ دونوں حروف متّحد ہیں۔

ض	جهر	رخاوت	استعلاء	اطباق	اصمات	استطالت
ظ	جهر	رخاوت	استعلاء	اطباق	اصمات	-

جس کی وجہ سے ان دونوں حروف کی آواز کافی حد تک ملتی ہے پر اتنی کے ضاد ظا ہو جائے یہ غلط ہے کیونکہ (ض) میں صفتِ استطالت ہے اور مخرج بھی ان دونوں کے الگ ہیں۔ کتاب فوائدِ مکیہ میں ایسا کرنے والوں کے لئے لکھا ہے۔ سرافی نے کہا ہے یہ ضاد ان لوگوں کی لغت میں مستھجنہ (قابل مزمت) ہے۔ جن کی لغت میں یہ حرف ہی نہیں ہے (جس کی زبان میں عجمیت ہو) پس جب عربی میں اس کے ادا کے

محتاج ہوتے ہیں تو ان پر بڑا گراں ہوتا ہے۔ پس کبھی تو اسے ظا پڑھتے ہیں اس لئے کہ وہ ضاد کو طرفِ لسان اور ثنایاعلیا کے کنارے سے ادا کرتے ہیں (ظا کے مخرج سے ضاد کو ادا کرتے ہیں) اور کبھی ضاد ہی کے مخرج سے بہ تکلف ادا کرنا چاہتے ہیں لیکن ادا نہیں کرپاتے اور ضاد اور ظا کے درمیان ادا کرتے ہیں۔ ویسے تو حرف ضاد اور ظا کی ادائیگی کے حوالے سے مکمل کتابیں بھی لکھی گئی ہیں لیکن مختصر اس بات کو اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ حرف ضاد یہ حروفِ تہجی کا بالکل الگ حرف ہے اس کا مخرج بھی ظا سے بالکل جدا ہے تو اگر کوئی اسے ظا کے مخرج سے ادا کرتا ہے تو یقیناً وہ بڑی غلطی کرتا ہے لہذا ضاد کو ادا کرتے وقت زبان کا سرا دال کے مخرج یا ظا کے مخرج پر لگانا یہ بڑی غلطی ہے۔

اور اگر کوئی ضاد کو دال مفخم پڑھتا ہے تو وہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ دال مفخم کوئی حرف ہی نہیں کیونکہ دال کی صفتِ ذاتی استفال، انفتاح اور مخرج طرفِ لسان اور جڑ ثنایاعلیا ہے۔

ض	جهر	رخاوت	استعلاء	اطباق	اصمات	استطالت
د	جهر	شدّت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقله

تو ضاد کو ظا خالص پڑھنا اور دال خالص یا دال کو اپنے مخرج سے پُر کر کے پڑھنا یہ لحنِ جلی ہے کیونکہ اس صورت میں ابدالِ حرف بحرف لازم آتا ہے۔

سوال 11: کیا تفخیم کے کچھ مراتب ہیں یا ہر حرف ہمیشہ ایک ہی طرح پُر پڑھا جاتا ہے۔

جواب: جی ہاں تفخیم کے مراتب ہیں جنہیں ہم 2 طرح سے سمجھیں گے۔

01- حروفِ مستعلیہ میں چار حروف صاد، ضاد، طا، ظا یہ صفتِ اطباق کی وجہ سے بہت زیادہ پُر اور باقی تین حروف قاف، غین، خا یہ صفتِ استعلاء کی وجہ سے کم پُر پڑھے جاتے ہیں۔

02- یہ تمام حروف (خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق) کب زیادہ پُر اور کب کم پُر پڑھے جائیں گے۔؟

01- جس حروفِ مستعلیہ کے بعد الف ہو تو اسکی تفخیم اعلٰی درجے کی ہوتی ہے جیسے طَالَ۔ 02- اس کے بعد مفتوح جو الف کے قبل نہ ہو جیسے اِنطَلِقُوا۔ 03- اس کے بعد مضموم جیسے طُبِسَتْ۔ 04- اس کے بعد مکسور جیسے طِبْتُمْ اور ساکن حروفِ مستعلیہ ما قبل حرکت کے تابع ہے۔
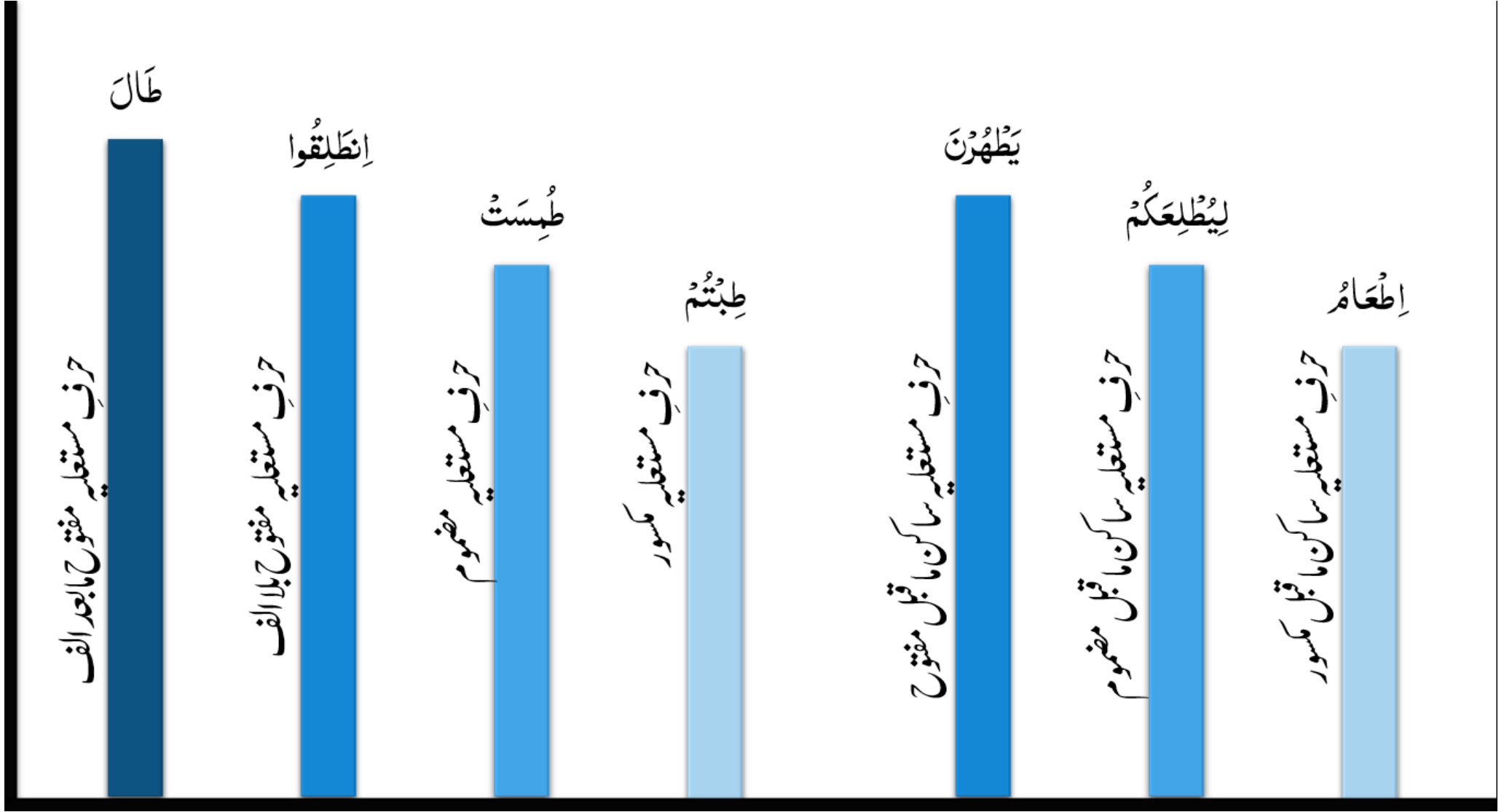
سوال12: کُل قراءتیں کتنی ہیں؟ کیا سبھی کا سیکھنا ضروری ہے۔؟

جواب: کُل قراءتیں متواترہ دس ہیں اور کسی ایک قراءت کا سیکھنا فرضِ عین اور تمام قراءت کا سیکھنا فرضِ کفایہ ہے۔

سوال 13: کیا ایک وقت میں ایک سے زائد قراءت میں قرآنِ پاک پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔؟

جواب: اگر کوئی قراءت مکمل سیکھ لی ہے تو اس کو دوسری قراءت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں بغیر مکمل سیکھے ایسا نہیں کر سکتے۔

سوال 14: ہم تجوید سیکھنے کے لئے کس کتاب سے ابتداء کریں اور کون کونسی کتابیں پڑھیں۔؟

جواب: یاد رکھیں تجوید کا علم دیگر علوم کی طرح بغیر استاذ کے حاصل نہیں ہو سکتا تو ہمیں کسی استاذ سے سیکھنا چاہیئے۔ لیکن اگر پھر بھی آپ اس کا شوق رکھتے ہیں تو سب سے پہلے علمِ تجوید یا فیضانِ تجوید سے ابتداء کیجئے اس کے بعد ہو سکے تو ضیاء القراءت کتاب پڑھیں کے یہ آسان آسان کتابیں ہیں پھر اسکے بعد فوائدِ مکیہ پھر المقدمہ الجزریہ۔ لیکن یاد رکھیں ہر کتاب کی ہر چیز استاذ کے بغیر سیکھنا یہ مشکل ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

علم نور ہے

جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا

پیش کنندہ

سید انس علی